قسم کی تعلیم اور نہ دنیا میں امن و امان ممکن ہے۔

دنیاوی حفاظت کے سامان عقل و دانش اور شفقت و عنایت کے ذریعہ سب کے لیے حاصل ہو سکتے ہیں، مگر چونکہ ہم نے ایسی دنیا قائم کر رکھی ہے جس میں نزاع اور کاوشوں کی بھرمار ہے، اس لیے ہر ایک کے لیے خارجی اور دنیاوی تحفظ بڑی تیزی کے ساتھ ناممکن ہوتا جاتا ہے۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ قدیم اور موجودہ تعلیم دونوں بالکل بے کار ثابت ہو چکی ہیں۔ والدین اور اساتذہ کی حیثیت سے ہماری براہ راست یہ ذمہ داری ہے کہ تقلیدی طرز خیال کو یک قلم ترک کریں اور نہ تو ماہروں پر نہ ان کی رائے پر بھروسہ کریں۔ چونکہ حصول ہنر سے ہم میں روپیہ کمانے کی قابلیت ضرور آجاتی ہے، اس لیے اکثر لوگ موجودہ سوشل نظام سے مطمئن رہتے ہیں۔ لیکن سچا معلم اپنی نگاہ صحیح طریقۂ زندگی، صحیح طرز تعلیم اور ان ذرائع معاش پر جو راستی پر ہوں، رکھتا ہے۔ ان معاملات میں ہم جتنے ہی غیر ذمہ دار ہوں گے اتنا ہی ساری ذمہ داریاں گورنمنٹ کے ہاتھ میں آتی جائیں گی۔ ہمیں دراصل سیاسی یا تمدنی مسائل سے مقابلہ نہیں کرنا ہے بلکہ انسانی خصائل کی ابتری سے معرکہ آرائی کرنی ہے جس کو نہ تو کوئی سیاسی جماعت نہ کوئی اقتصادی نظام رفع کر سکتا ہے۔

اس سے بھی بڑی ایک تباہی خطرناک حد تک ہمارے سامنے آرہی ہے مگر ہم میں سے بیشتر اس کے لیے کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم تو

آئے دن وہی کرتے چلے آرہے ہیں، جو پہلے کیا کرتے تھے۔ ہم اپنے غلط اور باطل اقتدار کو مٹا کر کوئی نیا طرز عمل نہیں شروع کرتے ہم تو صرف اوپری اور پیوند کاری کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں، جس کی پھر بعد کو دوبارہ اصلاح کرنے کا مسئلہ پیش آجائے گا۔ مگر عمارت تو گر رہی ہے۔ دیواریں ڈھ رہی ہیں اور آگ جلا کر خاک کرے ڈال رہی ہے۔ ہمیں تو ایسی بوسیدہ عمارت کو فوراً ہی چھوڑ دینا ہوگا۔ اور علحدہ زمین پر نئی عمارت بالکل دوسری بنیاد پر از سر نو تعمیر کرنی ہوگی اور بالکل نئے پیمانۂ عمل استعمال کرنے ہوں گے۔

فنی اور اصطلاحی علم مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ہم اپنے اندرونی عیوب اور خامیوں سے بے شک واقف ہو سکتے ہیں اور اپنی بدنیتی، کذب و فریب اور محبت کی قطعی کمی کا پورا احساس اور اندازہ کر سکتے ہیں۔ نئے طرز کا سوشل نظام تب ہی قائم ہو سکے گا جب عقل و فہم سے قومیت کی تنگ خیالی، بغض و حسد اور حصول اقتدار کی ہوس سے ہم رہائی حاصل کر سکیں گے۔ محض پیوندی یا جزوی اصلاح سے یا پرانے خیالات اور توہمات کو نئی ترتیب دے دینے سے امن قائم نہیں ہو سکے گا۔ امن اسی حالت میں قائم ہو سکتا ہے جب سطح سے تہہ تک پہنچ کر بربادی کے سیلاب فنا کی کافی روک تھام، جس کو ہمارے باطنی خوف اور جنگ جو طبائع نے موجزن کر رکھا ہے معقول طریقہ سے کی جائے گی۔ صرف اسی صورت میں اپنے بچوں کی فلاح اور دنیا کی نجات کی امید ہو سکتی ہے۔